الحمد لله رب العالمين وأشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد أن محمدا عبده ورسوله المبعوث رحمة للعالمين صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد :

دجال کا خروج:

دجال کا خروج قیامت کی پہلی بڑی نشانی ہے حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں محو گفتگو تھے کہ آپ ﷺ اچانک آ پہنچے آپ نے سوال کیا: تم لوگ کس چیز کے متعلق بات چیت کر رہے ہو؟ لوگوں نے کہا قیامت کے بارے میں' آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو' پس آپ نے (۱) دھواں (۲) دجال (۳) چوپایہ (۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (۵) عیسی بن مریم علیہ السلام کا نزول (۶) یأجوج مأجوج' اور تین خسوفات (زمین میں دھنسنا) (۷) ایک مشرق میں (۸) دوسرا مغرب اور (۹) تیسرا جزیرۃ العرب میں' اور سب سے آخری نشانی آپ نے بتائی (۱۰) یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف دوڑاتے ہوئے لے جائے گی۔ (صحیح مسلم)

دجال کون ہے؟

انسانوں ہی میں سے ایک آدمی ہے' جس کا خروج آزمائش کے لئے ہوگا' اس کا فتنہ بہت بڑا اور خطرناک ہوگا' اسے اللہ تعالی اپنی طرف سے بہت ساری قدرت وقوت عطاء کردے گا جسے دیکھ کر اکثر وبیشتر لوگ حیران وششدر رہ جائیں گے اور پھر اس پر ایمان لے آئیں گے' اس فتنہ وآزمائش کی سنگینی اور بربادی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے باخبر وآگاہ کیا ہے' اور بچنے کی تلقین کی ہے' نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو کانے اور جھوٹے دجال سے نہ ڈرایا ہو' آگاہ رہو دجال کانا ہوگا' جبکہ تمہارا رب کانا نہیں ہے' دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ (صحیح بخاری)

دجال کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بہت زیادہ جھوٹا فریبی' حیلہ باز' متکبر اور مکار ہوگا' حقائق کو چھپانے والا اور باطل پرست ہوگا' دجال کی جمع دجالون اور دجاجلہ آتی ہے۔

نبی کریم ﷺ ہر صلاۃ میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے' آپ ﷺ نے اس کی ہلاکت خیزی وتباہ کاری کی بناء پر اس کی واضح اور کھلی نشانیاں بتادی ہیں کہ ہر شخص خواہ عالم ہو یا جاہل اسے دیکھ کر پہچان لے کسی شک اور شبہہ میں نہ پڑے۔

دجال کو مسیح بھی کہا جاتا ہے:

اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس کی داہنی آنکھ ممسوح یعنی مٹی ہوگی وہ دائیں آنکھ کا کانا ہوگا' صرف بائیں آنکھ ہی سے دیکھ سکے گا' دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ مکہ ومدینہ چھوڑ کر دنیا کے ہر شہر کا مسح یعنی سیر کرے گا اور ہر جگہ جائے گا' اس لئے اسے مسیح بھی کہا جاتا ہے۔

کیا قرآن کریم میں دجال کا ذکر ہے؟

کچھ عقل پرست ومنکرین حدیث یہ کہہ کر دجال کا انکار کردیتے ہیں کہ اس کا ذکر قرآن میں نہیں ہے' اس کا ایک جواب یہ ہے کہ قرآن میں دجال کا ذکر ہو یا نہ ہو اس سے اس مسئلہ کی اہمیت اور اس کی سنگینی پر کوئی فرق نہیں پڑتا' اللہ کی دوسری وحی جو قرآن کا بیان ہے جسے ہم سنت یا حدیث کہتے ہیں اس میں دجال کا ذکر تواتر کے ساتھ موجود ہے' صحیح بخاری وصحیح مسلم اور حدیث کی دیگر کتابوں میں متواتر روایات موجود ہیں لہذا اس پر ایمان لانا ضروری ہے جیسے قرآن سے ثابت چیزوں پر ایمان ضروری ہے ٹھیک اسی طرح حدیث سے ثابت چیزوں پر بھی ایمان ضروری ہے' قرآن کریم میں دین اسلام کی ہر چیز کا ذکر نہیں ہے' اور نہ ہی ایمان وعمل کے لئے قرآن میں کسی چیز کا ذکر ہونا ضروری ہے' قرآن میں اصول ومبادی بیان کئے گئے ہیں تفاصیل وجزئیات احادیث میں بیان ہوئی ہیں' ایسے بے شمار مسائل ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے بلکہ حدیثوں میں ہے' مثال کے طور پر عیسی علیہ السلام کے نزول کی صراحت' مہدی علیہ السلام کے آنے کا کوئی ذکر نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ کا معراج کی رات انبیاء کرام کی امامت' جنت وجہنم کا دیدار' قبروں میں انبیاء کرام کے صلاۃ پڑھنے کا ذکر' صلاۃ کی تعداد ورکعات کتنی ہے؟ صلاۃ میں کب کیا پڑھنا ہے؟ صلاۃ کی شروعات اور اس کا اختتام کیسے ہوگا؟ صلاۃ میں کتنے رکوع کتنے سجود' کتنے تشہد؟ ان میں کیا پڑھنا ہے؟ موزوں پر مسح' قرآن میں ان تمام چیزوں کا کوئی ذکر

نہیں ہے‘ سونے چاندی‘ جانور وغلہ جات میں زکاۃ کا نصاب کیا ہے اور کتنا ادا کرنا ہے؟ قرآن کریم میں اس کے تعلق سے مکمل خاموشی ہے‘ حج وعمرہ میں طواف وسعی کب‘ اور کتنی بار کرنا ہے؟ عرفات کب اور کس تاریخ کو جانا ہے؟ مزدلفہ اور منی میں کن راتوں کو گزارنا ہے؟‘ جمرات کی رمی کب اور کن دنوں میں کرنی ہے؟ ان مسائل کا بھی کوئی ذکر قرآن میں نہیں ہے‘ دادی کی وراثت‘ زکاۃ الفطر‘ شفعہ کے مسائل‘ صلاۃ استسقاء‘ صلاۃ خسوف وکسوف‘ رضاعت کب اور کتنی بار پینے سے ثابت ہوتی ہے؟ شیر چیتا بلی حرام ہے یا حلال؟ کوا‘ چیل‘ گدھ‘ باز‘ گھریلو گدھا اور خچر حرام ہے یا حلال؟ بیوی کی بھانجی یا بھتیجی‘ یا اس کی پھوپھی اور خالہ سے بیک وقت شادی حرام ہے یا حلال؟ الغرض بے شمار احکام ومسائل ہیں جن کا ذکر قرآن حکیم میں نہیں ہے جب کہ امت مسلمہ کا ان تمام مسائل پر ایمان وعمل ہے لہذا قرآن میں دجال کا ذکر نہ ہونے سے اس پر ایمان لانے میں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

اس سوال کا دوسرا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر موجود ہے وہ اس طرح کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيْدُ الْعِقَاب﴾ (الحشر: ۷)

یعنی: اور تمہیں رسول جو کچھ دیں لے لو اور جس سے منع کریں رک جاؤ اور اللہ کا خوف کھاؤ یقیناً اللہ سخت سزا دینے والا ہے‘‘۔

دجال کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مکمل جانکاری دی ہے‘ نہ صرف ہمارے نبی ﷺ بلکہ ہر نبی نے اپنی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا اور آگاہ کیا ہے‘ ہمارے نبی ﷺ نے تو بڑی وضاحت وصراحت کے ساتھ تفصیل سے اس کی نشانیاں بیان کی ہیں کہ اسے دیکھتے ہی ہر شخص اس کو پہچان جائے گا‘ لہذا اس پر ایمان ضروری ہے‘ حدیث بھی اللہ کی طرف سے وحی ہے‘ اللہ کا ارشاد ہے﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَى (3) إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى﴾ (سورۃ النجم ۳-۴) یعنی: آپ ﷺ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کرتے‘ وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے‘‘۔ تو جب اللہ کی دوسری وحی حدیث میں اس کا ذکر ہے تو قرآن میں بھی اس کا ذکر موجود ہوا کیونکہ دونوں اللہ کی طرف سے ہیں‘ اور دونوں حجت ہیں محفوظ ہیں۔

اسی لئے مشہور صحابی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گوندنا گودنے اور گودوانے والیوں‘ ابرو کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر‘ خوبصورتی کے لئے دانتوں کے درمیان باریک فاصلہ کرانے یا دانتوں کو باریک کرنے والیوں‘ اللہ کی خلقت کو بدلنے والیوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے‘ یہ بات ام یعقوب نامی ایک خاتون کو پہنچی تو وہ ان کے پاس آئیں کہنے لگیں آپ کی طرف سے ایسی ایسی بات پہونچی ہے‘ فرمایا: میں ان پر کیوں نہ لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اور وہ کتاب اللہ میں ہے‘ وہ کہتی ہیں میں نے پورا قرآن پڑھا لیکن مجھے یہ بات کہیں نہیں ملی‘ وہ فرماتے ہیں اگر تم پڑھتے وقت غور کرتی تو تمہیں ضرور ملتا کیا تم نے اللہ کا یہ فرمان نہیں پڑھا؟ ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا﴾ (صحیح مسلم)

یہ جواب ہے ہر اس شخص کے لئے جو کسی بھی چیز کے بارے میں یہ کہے کہ قرآن میں اس کا ذکر نہیں ہے‘ جب حدیث میں ذکر آ گیا جو اللہ کی طرف سے وحی ہے تو گویا قرآن میں بھی ذکر آ گیا ہے کیونکہ دونوں اللہ کی طرف سے ہیں‘ اسی لئے صحابی رسول عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ حدیث میں ہے بلکہ یہ فرمایا اللہ کی کتاب قرآن میں ہے‘ اور پھر قرآن کی آیۃ سے استدلال کیا‘ اس سے معلوم ہوا ہر وہ چیز جو حدیث میں ہے گویا وہ قرآن میں بھی ہے‘ اور ہر وہ چیز جو قرآن میں ہے وہ گویا حدیث میں بھی ہے۔

اس کا ایک اور جواب علماء نے دیا ہے وہ یہ کہ قرآن میں دجال کے نکلنے کی طرف اشارہ موجود ہے‘ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلآئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً قُلِ انتَظِرُواْ إِنَّا مُنتَظِرُونَ﴾ (سورۃ الأنعام: ۱۵۸)

یعنی: کیا یہ لوگ صرف اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں‘ یا ان کے پاس آپ کا رب آئے‘ یا آپ کے رب کی طرف سے کوئی (بڑی) نشانی آئے‘ جس روز آپ کے رب کی طرف سے (بڑی) نشانی آ جائے گی کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا یا اس نے ایمان کی حالت میں نیک عمل نہ کیا ہوگا‘ آپ فرما دیجئے کہ تم انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں‘‘۔

اس کی تفسیر میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ثلاث اذا خرجن لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن آمنت من قبل أو کسبت فی ایمانها خیرا طلوع الشمس من مغربها ' الدجال ' ودابة الأرض) (صحیح مسلم) یعنی: جب تین نشانیاں ظاہر ہوجائیں گی تو جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان کی حالت میں نیک عمل نہ کیا ہوگا اس وقت ایمان لانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا' سورج کا مغرب سے طلوع ہوجانا' دجال اور زمین کے چوپایہ کا نکلنا۔

اسی طرح عیسی علیہ السلام کے نزول کی طرف بھی قرآن میں اشارہ ہے' ارشاد باری تعالی ہے ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ﴾ (سورۃ النساء:۱۵۹) یعنی: اہل کتاب میں سے ایک بھی شخص نہیں بچے گا جو عیسی (علیہ السلام) کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔

یعنی وہ موت سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے' اور دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین قبول نہیں کریں گے سارے اہل کتاب ان کی موت سے قبل ایمان لے آئیں گے اور مومن بن جائیں گے اور جو ایمان نہیں لائیں گے ان کو عیسی علیہ السلام قتل کردیں گے' ایک دوسری جگہ اللہ کا ارشاد ہے ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ﴾ (سورۃ الزخرف:۶۱) یعنی وہ (عیسی علیہ السلام) قیامت کی ایک نشانی ہیں اس میں شک نہ کرو' میرا اتباع کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

اور یہ بات بالاجماع اور متواتر حدیثوں سے ثابت شدہ ہے کہ دجال کو عیسی علیہ السلام ہی قتل کریں گے' لہذا عیسی مسیح علیہ السلام کے ذکر سے ضمنا مسیح دجال کا بھی ذکر آ گیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

<u>منکرین دجال:</u>

خوارج' روافض' جہمیہ اور معتزلہ یعنی عقل پرست وملحدین یہ سب دجال کا انکار کرتے ہیں' ان کا کہنا ہے کہ کہ دجال نام کا کوئی انسان نہیں ہے نہ ہوگا یہ سب خرافات اور دجل وفریب ہے' دجال سے مراد شر ہے' اسی طرح کچھ مشہور شخصیات ہیں جنہوں نے دجال کا انکار کردیا جیسے مصر کے محمد عبدہ' محمد فہیم ابوعبیہ' علامہ رشید رضا' اور ہندوستان کے سید ابوالاعلی مودوی صاحب ان سبھوں نے دجال کے خروج کا انکار کردیا' مولانا مودودی صاحب نے کبھی یہ کہا کہ دجال ایک افسانہ ہے اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں' تو کبھی یہ کہا: کہ کیا تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کردیا کہ حضور (ﷺ) کا اندیشہ غلط تھا؟ نعوذ بالله من الهذيان و الهفوات .

نبی ﷺ کا فرمان وحی ہے اور آپ ﷺ معصوم ہیں' اپنی ناقص عقل کو صحیح اور وحی معصوم کو غلط ٹھہرانا کس قدر جرأت وہمت اور ضلالت وگمراہی ہے' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک مرتبہ خطبہ میں عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: خبردار آگاہ ہوجاؤ کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو رجم ' دجال' شفاعت' اور عذاب قبر کا انکار کردیں گے' وہ اس بات کا بھی انکار کردیں گے کہ اللہ تعالی ایک قوم کو جبکہ وہ جل کر کوئلہ ہوچکے ہوں گے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمائے گا۔ (مسند احمد)

<u>دجال بہت بڑا فتنہ:</u>

دجال کا فتنہ کائنات کا سب سے بڑا فتنہ ہوگا' عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک دجال سے بڑی کوئی مخلوق نہیں ہے' دوسری روایت میں ہے دجال سے بڑا کوئی معاملہ (فتنہ) نہیں ہے۔ (صحیح مسلم)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ کی خوب تعریف کی' پھر آپ نے دجال کا ذکر کیا' آپ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اس سے ڈراتا ہوں' اور کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو' ہاں میں ضرور تمہیں ایسی نشانی بتاؤں گا کہ وہ نشانی کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی ہے' وہ یہ ہے کہ دجال کانا ہوگا اور اللہ کانا نہیں ہے۔ (صحیح بخاری)

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دجال کے علاوہ میں تم لوگوں سے ڈرتا ہوں' اگر وہ میری موجودگی میں نکل آیا تو میں تم سب لوگوں کی طرف سے کافی ہوں اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو ہر آدمی اپنا ذمہ دار ہے' اور میرے بعد اللہ ہر مسلمان کا نگہبان ہے۔ (صحیح مسلم)

اس کا فتنہ اس قدر شدید ہوگا کہ مکہ اور مدینہ کے علاوہ دنیا کا کوئی شہر اس کے فتنے سے محفوظ نہیں رہے گا' نکلتے ہی زمین کا چکر لگانا شروع کردے گا' صحیح مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: کوئی ایسا شہر نہیں ہے جہاں دجال داخل نہ ہوگا' سوائے مکہ اور مدینہ کے' ان دونوں کے راستہ پر فرشتے صف بہ صف کھڑے ہوں گے' اور اس کی حفاظت کرنے والے ہوں گے' دجال مدینہ کی سنگلاخ زمین تک پہنچے گا تو تین بار زلزلہ آئے گا اور مدینہ کے تمام کافر ومنافق دجال کے پاس جا کر پناہ لے لیں گے۔

دجال کی جسمانی علامات:

مختلف صحیح احادیث میں اس کی جو علامات بیان کی گئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ:

(۱) نوجوان ہوگا۔

(۲) داہنی آنکھ کا کانا ہوگا جو نہ زیادہ ابھری ہوئی اور نہ زیادہ دھنسی ہوگی۔

(۳) بائیں آنکھ بجھی ہوگی اس کی ابرو کے پاس گوشت کا معمولی ٹکڑا ہوگا۔

(۴) چہرے کا رنگ سرخ۔

(۵) قد پست ہوگا۔

(۶) ٹانگ ٹیڑھی اور پھیلی ہوئی۔

(۷) بال گھونگھریالے۔

(۸) پیشانی کشادہ۔

(۹) گردن چوڑی ہوگی۔

(۱۰) اس کی پیشانی پر ''ک ف ر'' یا ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر مومن چاہے پڑھا لکھا ہو یا جاہل پڑھ لے گا۔

(۱۱) اس کی کوئی اولاد نہیں ہوگی۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں' اچانک میں نے ایک گندمی رنگ سیدھے بالوں والا آدمی دیکھا' اس کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا' جیسے ابھی اسی وقت غسل کیا ہو' میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا عیسی بن مریم ہیں' پھر میں نے دوسری طرف ایک سرخ رنگ کا موٹا آدمی دیکھا' جس کے بال گھونگھریالے تھے' آنکھ کانی تھی جس طرح پھولا ہوا انگور ہوتا ہے' میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا یہ دجال ہے۔(بخاری)

عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو دجال کے بارے میں اتنا زیادہ اس لئے بتایا ہے کہ شاید تم لوگوں پر اس کا معاملہ واضح نہ ہو وہ پستہ قد' چوڑی ٹانگوں والا' سیاہ گھونگھریالے بال والا' کانا' آنکھ نہ دھنسی ہوگی نہ ابھری ہوئی ہوگی' پھر بھی اگر شبہ ہو جائے تو یاد رکھو تمہارا رب کانا نہیں ہے۔

دجال کا دعوی:

اس کا دعوی ہوگا کہ وہ رب ہے لوگوں کو اپنے اوپر ایمان کی دعوت دے گا' اپنے دعوی کے ثبوت میں لوگوں کو مارے گا زندہ کرے گا' اس کے حکم سے آسمان سے بارش ہوگی اور زمین خوب پودے' سبزہ اور فصل اگائے گی۔

کیا دجال موجود ہے؟

صحیح حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی جزیرے پر زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اپنے وقت پر وہاں سے نکلے گا'' فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' ایک

رات نبی کریم ﷺ صلاۃ عشاء کے لئے دیر سے تشریف لائے اور فرمایا مجھے تمیم داری کی باتوں نے روک لیا تھا' انہوں نے ایک شخص کے متعلق مجھ سے بتایا جو کسی سمندر کے جزیرے پر موجود ہے' انہوں نے کہا کہ وہاں انہیں ایک عورت ملی جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی' پوچھنے پر اس نے بتایا میں جاسوس ہوں' تم اس محل کی طرف جاؤ' وہ کہتے ہیں میں وہاں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی زنجیروں میں قید ہے اور اپنے بالوں کو کھینچ رہا ہے' اور زمین وآسمان کے درمیان اچھل رہا ہے' میں نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں دجال ہوں' اس نے مجھ سے پوچھا کیا امیوں کے نبی ظاہر ہوگئے ہیں؟ میں نے کہا ہاں' اس نے پوچھا لوگوں نے اس کی اطاعت کی یا نافرمانی کی ہے؟ میں نے کہا: نہیں اطاعت کی ہے' دجال نے کہا: اطاعت ہی ان کے لئے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خبردار رہو! دجال شام یا یمن کے سمند میں موجود ہے' پھر فرمایا نہیں وہ مشرق کی طرف ہے' مشرق کی طرف ہے' مشرق کی طرف ہے' پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ (صحیح مسلم کتاب الملاحم باب قصۃ الجساسۃ)

کیا ابن صیاد دجال تھا؟

نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک یہودی تھا جس کا نام ابن صیاد تھا وہ ایک فریبی مکار اور کاہن تھا' لیکن کیا وہ وہی دجال تھا جس سے ہر نبی نے اپنی امت کو ڈرایا ہے؟ اس مسئلہ میں علماء کا یہاں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ ابن صیاد وہ دجال نہیں تھا جو قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے' جو مہدی کے زمانہ میں آئے گا اور جسے عیسی بن مریم علیہ السلام قتل کریں گے' البتہ ابن صیاد ایک مکار فریبی کاہن اور دجال وکذاب شخص تھا' کیونکہ حدیثوں میں جو علامات دجال کے بارے میں آئی ہیں وہ نشانیاں ابن صیاد میں نہیں پائی جاتی تھیں' جیسے کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو پائے گا' ابن صیاد تو مدینہ ہی کا رہنے والا تھا' وہ مکہ میں بھی داخل ہوا' دجال کی کوئی اولاد نہیں ہوگی' جبکہ ابن صیاد صاحب اولاد تھا' دجال مہدی کے زمانہ میں آئے گا جبکہ ابھی مہدی علیہ السلام کا ظہور ہی نہیں ہوا ہے' دجال کو عیسی بن مریم قتل کریں گے' جبکہ ابن صیاد کی طبعی موت واقع ہوئی ہے' یہی نہیں اس کے بارے میں یہ بھی روایت ہے کہ اس نے آخر میں توبہ کرلی تھی' اور باقاعدہ اس کی صلاۃ جنازہ ادا کی گئی' جبکہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ حرہ کے دن غائب ہوگیا تھا پھر بعد میں کسی نے اس کو نہیں دیکھا وغیرہ وغیرہ' ان حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن صیاد کانا دجال نہیں تھا' البتہ اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ وہ ایک فتنہ تھا جس کے ذریعہ مومن بندوں کی آزمائش مطلوب تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خود ابن صیاد کو اس بات کا بڑی شدت سے احساس تھا کہ لوگ اسے دجال سمجھ کر اس کے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں' ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں ابن صیاد کے ساتھ مکہ کے لئے روانہ ہوا' اس نے مجھ سے کہا لوگ مجھے دجال سمجھتے ہیں جس کی وجہ سے میں نے لوگوں سے بڑی تکلیفیں اٹھائی ہیں' کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے نہیں سنا ہے کہ دجال کی کوئی اولاد نہیں ہوگی' ابوسعید الخدری کہتے ہیں میں نے کہا ہاں سنا ہے' اس نے کہا میری اولاد ہے' اور کیا تم نے نبی کریم ﷺ سے یہ نہیں سنا ہے کہ دجال نہ مدینہ میں داخل ہوسکے گا نہ مکہ میں' میں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے' اس نے کہا میں تو مدینہ میں پیدا ہوا ہوں وہیں رہتا ہوں اور اب مکہ جارہا ہوں' ابوسعید الخدری فرماتے ہیں: پھر اس نے آخر میں یہ کہہ کر کہ اللہ کی قسم میں دجال کی جائے ولادت اور وہ کہاں ہے میں جانتا ہوں اپنے متعلق شک وشبہہ میں ڈال دیا۔ (صحیح مسلم)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن صیاد کا معاملہ بعض صحابہ کے لئے پیچیدہ ہوگیا' جس کی بناء پر اسی کو دجال سمجھ لیا' جبکہ نبی کریم ﷺ نے شروع میں اس کے بارے میں توقف اختیار کیا' پھر بعد میں واضح ہوگیا کہ وہ دجال نہیں ہے' بلکہ وہ کاہنوں میں سے ہے' اسی لئے آپ ﷺ نے اس کا امتحان لیا۔ (الفرقان بین أولیاء الرحمٰن وأولیاء الشیطان)

دجال کے نکلنے کا وقت:

جب شہر قسطنطنیہ کو مسلمان فتح کرلیں گے' اور مال غنیمت لوٹنے میں مصروف ہوں گے' اس وقت شیطان آواز لگائے گا کہ دجال نکل چکا ہے' مسلمانوں کا لشکر سب کچھ چھوڑ کر دمشق کی طرف روانہ ہوجائے گا' جب لشکر وہاں پہنچے گا تو دجال نکل جائے گا البتہ شیطان کی پکار باطل ہوگی' یہ صحیح مسلم کی روایت ہے' اور سنن ابوداؤد میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کی آبادی یثرب یعنی مدینہ کی بربادی کا پیش خیمہ ہے' اور یثرب کی بربادی بڑی جنگ

برپا ہونے کی پہچان ہے' اور بڑی جنگ قسطنطنیہ کی فتح کی نوید ہے' اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے نکلنے کا وقت ہے۔(سند جید ہے)

دجال کا خروج ایران کے شہر خراسان سے ہوگا' ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: دجال سرزمین مشرق کے اس شہر سے نکلے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے' بہت ساری قومیں اسکے ساتھ ہونگی' ان کے چہرے گول مٹول اور گوشت سے بھرے ہوئے ہوں گے(صحیح مسلم)

دجال کے پیروکار:

اس کے ماننے والے زیادہ تر یہودی' غیر عرب' اتراک کافر ومنافق اور' عام قسم کے لوگ' دیہاتی اور عورتیں ہونگی' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے(ایران کے شہر) اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی کریں گے' وہ سیاہ چادریں اوڑھے ہوں گے۔(صحیح مسلم)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: کوئی ایسا شہر نہیں ہے جہاں دجال داخل نہ ہوگا' سوائے مکہ اور مدینہ کے' ان دونوں کے راستہ پر فرشتے صف بہ صف کھڑے ہوں گے' اور اس کی حفاظت کرنے والے ہوں گے' دجال مدینہ کی سنگلاخ زمین تک پہنچے گا تو تین بار زلزلہ آئے گا اور مدینہ کے تمام کافر ومنافق دجال کے پاس جاکر پناہ لے لیں گے۔(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

دجال کے فتنے:

اس کے پاس جنت بھی ہوگی اور جہنم بھی' لیکن حقیقت میں اس کی جنت جہنم اور جہنم جنت ہوگی حذیفہ بن الیمان نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں فرمایا: اس کے پاس جنت اور جہنم ہوگی' جو در حقیقت اس کی آگ جنت اور جنت' جہنم ہوگی(صحیح مسلم) صحیح مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ اس کے پاس پانی اور آگ ہوگی' جو در حقیقت اس کی آگ ٹھنڈا پانی اور اس کا پانی آگ ہوگا لہذا تم اپنے آپ کو ہلاک نہ کرنا۔

ایک اور روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ تم میں سے جو بھی اسے پالے وہ آگ میں کود ے کیونکہ وہ میٹھا ٹھنڈا پانی ہوگا۔

اس کے حکم سے آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی' زمین سے گھاس اور اناج وغیرہ اگے گا' زمین اپنے خزانے اگل دے گی' جانور پہلے سے زیادہ دودھ دینا شروع کردیں گے' نواس بن سمعان سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: وہ ایک قوم کے پاس آئے گا' اسے دعوت دے گا وہ ایمان لے آئیں گے' وہ آسمان کو حکم دے گا جس سے خوب بارش ہوگی' اور زمین کو حکم دے گا جس سے خوب پودے اگیں گے' شام کے وقت جانور واپس آئیں گے تو ان پر خوب بال ہوں گے' تھن بھرے ہوں گے' کوکھ بھری ہوگی' پھر وہ دوسری قوم کے پاس جائے گا وہ انہیں دعوت دے گا لیکن وہ اس کا انکار کردیں گے' چنانچہ وہ وہاں سے چلا جائے گا اور ان پر قحط سالی مسلط ہوجائے گی' وہ ویران جگہ جائے گا وہ زمین کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے اگل دے! تو زمین اپنے خزانے اس طرح اگل دے گی جس طرح شہد کی مکھیاں اپنی رانی کے پاس جمع ہوجاتی ہیں۔(صحیح مسلم)

واضح رہے کہ یہ ساری چیزیں اللہ کی مشیت سے آزمائش کے لئے ہوں گی۔

وہ زمین کے اندر تیزی سے منتقل ہوگا اور جہاں جائے گا کفر وضلالت کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا' نواس بن سمعان فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: زمین میں دجال کی تیز رفتاری کس قدر ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اس تیز بارش کے مانند جس کے پیچھے تیز ہوا ہو۔(بخاری)

دجال کی کمزوری وبے بسی:

اللہ کی طرف سے اتنے سارے اختیارات ملنے کے باوجود وہ انتہائی کمزور' بے بس' عاجز ولاچار ہوگا' اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ وہ اپنی کانی آنکھ کو ٹھیک نہیں کرپائے گا' اس کی پیشانی پر جو کلمہ کفر لکھا ہوگا اس کو بھی نہیں مٹا پائے گا' پاؤں میں موجود خامیوں کو بھی دور کرنے کی طاقت اس کے پاس نہیں ہوگی' ہزار کوششوں کے باوجود مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوسکے گا' اس کی کمزوری وبے بسی اس قدر ہوگی کہ وہ عیسی علیہ السلام کو دیکھتے ہی نمک کی طرح پگھلنا شروع ہوجائے گا' اس کی کمزوری صحیح بخاری ومسلم کی اس طویل حدیث سے بھی ظاہر ہوتی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب وہ مدینہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو وہاں نہیں داخل ہو پائے گا' وہ مدینہ کے قریب کسی جگہ پر ہوگا کہ اس کے پاس ایک آدمی نکل کر جائے گا وہ اس وقت موجود تمام لوگوں میں بہترین یا بہترین لوگوں میں سے

ہوگا' وہ دیکھتے ہی فوراً گواہی دے گا کہ تو ہی دجال ہے' دجال کہے گا اگر میں تجھے قتل کر کے پھر دوبارہ زندہ کر دوں تب بھی شک رہے گا؟ وہ مومن بندہ کہے گا نہیں' دجال اسے قتل کر کے دوبارہ زندہ کردے گا تو وہ کہے گا اب مجھے پہلے سے زیادہ یقین ہوگیا کہ تو ہی دجال ہے' اب اس کو دوبارہ قتل کرنا چاہے گا لیکن اس پر قابو نہیں پا سکے گا' ان ساری باتوں سے معلوم ہوا کہ دجال کے پاس خود کوئی طاقت نہیں ہوگی اس کی ساری طاقتیں اللہ کی طرف سے ہوں گی' مومن بندوں کی آزمائش کے لئے اللہ تعالی اسے بہت ساری طاقتوں سے نواز رکھا ہوگا' دجال کی انہیں ساری خامیوں کمزوریوں اور عیوب ونقائص کو دیکھ کر مومن بندوں کو یقین ہوجائے گا کہ یہ کذاب ودجال ہے' رب نہیں ہوسکتا' رب تو ہر نقص سے پاک ہے' اور اسی کے لئے ہر طرح کا کمال ہے اور وہی مقدس وپاکیزہ ذات ہے۔

فتنہ دجال کی مدت:

ہمارے موجودہ شب وروز کے مطابق ایک سال دو ماہ دو ہفتہ ہوگی نبی کریمﷺ سے دجال کے دنیا میں رہنے کی مدت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: چالیس دن' پہلا دن ایک سال کے برابر دوسرا دن ایک ماہ کے برابر اور تیسرا روز ایک ہفتہ کے برابر ہوگا' اس کے بعد کے باقی ایام یعنی ۳۷ روز تمہارے شب وروز کے برابر ہوں گے' لوگوں نے کہا: پہلا دن جو ایک سال کے برابر ہوگا کیا پانچ وقت کی نمازیں کافی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: اپنے روز وشب کا اندازہ کر کے صلاۃ پڑھنا۔ (متفق علیہ)

فتنہ دجال سے حفاظت :

۱- دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ طلب کرنا بالخصوص صلاتوں میں' عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسولﷺ صلاۃ میں دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں عذاب قبر اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ [متفق علیہ]

۲- سورت کہف کی چند آیات کا حفظ کرنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے رسولﷺ نے فرمایا: کہ جس نے سورت کہف کی شروع کی دس آیتیں یاد کرلیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ [صحیح مسلم]

۳- اس سے دور رہنا اس کے پاس نہ جانا : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریمﷺ نے فرمایا: جو دجال کے بارے میں سنے اسے چاہئے کہ اس سے دور رہے' اللہ کی قسم آدمی اس کے پاس آئے گا اور اسے یقین ہوگا کہ وہ پکا مومن ہے لیکن دجال اس کے دل میں شبہات ڈال دے گا پھر وہ اس کا پیروکار ہوجائے گا۔ (صحیح سنن ابوداؤد)

۴- مکہ یا مدینہ میں جا کر پناہ لے لینا کیونکہ ان دونوں شہروں میں دجال داخل نہیں ہوگا۔ دلیل گذر چکی ہے۔

۵- اس کے شر اور فتنہ سے بچنے کے لئے اس کی علامات اور اس کے فتنوں کا علم رکھنا اور اس کی معرفت وبصیرت حاصل کرنا۔

دجال کی ہلاکت:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریمﷺ کا ارشاد ہے: دجال مشرق (خراسان) سے آئے گا' اس کا ارادہ مدینہ جانے کا ہوگا' وہ احد پہاڑ کے پیچھے جب پہونچے گا تو فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہوجائے گا۔ (صحیح مسلم)

اس کی ہلاکت عیسی علیہ السلام کے ہاتھوں ہوگی' جب اس کا فتنہ بہت بڑھ جائے گا اس وقت عیسی علیہ السلام آسمان سے دمشق میں نازل ہونگے' دجال شام کی طرف جارہا ہوگا عیسی علیہ السلام اسے باب لد پر آ پکڑلیں گے دجال دیکھتے ہی نمک کی طرح پگھلنے لگے گا عیسی علیہ السلام اپنے نیزے سے وار کر کے اسے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریمﷺ کا ارشاد ہے عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے' اور مسلمانوں کو صلاۃ پڑھائیں گے' جب اللہ کا دشمن دجال انہیں دیکھے گا' تو جس طرح پانی میں نمک گھلتا ہے ویسے ہی گھلنا شروع ہوجائے گا' اگر عیسی علیہ السلام اسے چھوڑ دیتے تب بھی گھل کر مرجاتا' لیکن اللہ تعالی اسے عیسی علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کرائے گا' عیسی علیہ السلام اپنے نیزے میں دجال کا لگا ہوا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔ (مسلم)

دجال کی موت سے اس کے پیروکارشکست کھا جائیں گے مومنوں کی جماعت ان کاقتل عام کرنے لگے گی یہاں تک کہ درخت اور پتھر تک مسلمانوں کو یہودیوں کےقتل کی دعوت دیں گے وہ کہیں گے اے مسلم اے اللہ کے بندے میرے پیچھے ایک یہودی ہے اسےقتل کردوالبتہ مدار کا درخت انہیں پناہ دے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے[بخاری ومسلم]

اس طرح دجال کے فتنہ سے لوگوں کونجات مل جائے گی'اس کےقتل سے عیسائیت اور یہودیت کامکمل خاتمہ ہوجائے گا' ساری دنیا میں صرف اہل اسلام باقی رہ جائیں گے'امن وسلامتی اوراخوت ومودت کا دوردورہ ہوگا'اس کےقتل سے جہاد(قتل)ختم ہوجائے گا'عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ کاارشاد ہے: میری امت میں سے ایک جماعت حق کی خاطر جہادکرتی رہے گی'اوران کے مخالفین پرانہیں کوغلبہ بھی حاصل رہے گا' حتی کہ میری امت کا آخری شخص مسیح دجال کےخلاف جہادکرے گا۔(سنن ابوداوٗد)

اللہ تعالی اس کےفتنوں سےہم سب کومحفوظ رکھے آمین۔

ختم شد

١٦/ جمادی الأولی ١٤٤٦ھ مطابق ١٨/نومبر٢٠٢٤ء

جالیات جبیل سعودی عرب